عام الحزن، سفرِ طائف، واقعۂ اسراء و معراج اور بیعتِ عقبہ

عام الحزن سے بیعتِ عقبہ تک پیش آنے والے اہم واقعات اور ان کی دعوتی و تربیتی اہمیت

الفاظ کا مضمون	مختصر سوالات و جوابات	کثیر الانتخابی سوالات
1102	10	30

تفصیلی مضمون

1. عام الحزن سے بیعتِ عقبہ تک کا تعارف

عام الحزن، سفرِ طائف، واقعۂ اسراء و معراج اور بیعتِ عقبہ نبوت کے دسویں اور گیارہویں سال کے وہ فیصلہ کن مراحل ہیں جن میں شدید ترین غم کے بعد آسمانی تسلی اور زمینی کامیابی دونوں ایک ساتھ رونما ہوئیں۔ یہ دورِ سیرت کا وہ نازک موڑ ہے جہاں انسانی تنہائی کی انتہا کے فوراً بعد وحی نے نہ صرف روحانی سہارا فراہم کیا بلکہ آئندہ کی ہجرت اور ریاست سازی کی راہ بھی ہموار کر دی۔ واقعۂ اسراء کے بارے میں قرآن کا ارشاد ہے:

> ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى﴾
>
> الإسراء 17:1

یعنی پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے ایک حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی۔ یہ آیت اس پورے دور کی معنویت کو نمایاں کرتی ہے: انتہائی مشکل کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کو ایسا اعزاز بخشتا ہے جو انسانی تصور سے بالاتر ہے۔

2. عام الحزن: حضرت خدیجہؓ و ابوطالب کی وفات

نبوت کے دسویں سال کو عام الحزن یعنی غم کا سال کہا جاتا ہے، کیونکہ اس میں حضرت خدیجہؓ اور ابوطالب کی وفات قریب قریب واقع ہوئی۔ حضرت خدیجہؓ نہ صرف گھر کی رفیق تھیں بلکہ آغازِ وحی کی پہلی مصدقہ اور ہر مشکل میں مالی و جذباتی سہارا بھی تھیں۔ ان کی وفات ذاتی صدمہ تھی۔ دوسری طرف ابوطالب اگرچہ مسلمان نہیں ہوئے، مگر قبائلی حمیت کی بنا پر آپ ﷺ کی حفاظت کرتے رہے، اور ان کی وفات سے یہ سماجی چھتری ختم ہو گئی جو مکہ کے قبائلی نظام میں تحفظ کی ضمانت سمجھی جاتی تھی۔ نتیجتاً قریش کی جسارت میں اضافہ ہوا اور آپ ﷺ کو پہلے سے زیادہ کھلی ایذا رسانی کا سامنا کرنا پڑا۔

3. سفرِ طائف اور ثقیف کا سلوک

اسی پس منظر میں رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے باہر نکل کر طائف کا رخ کیا تاکہ ثقیف کے سرداروں کے سامنے دعوت پیش کریں اور ممکن ہو تو وہاں تحفظ اور تعاون حاصل کریں۔ لیکن ثقیف کے سرداروں نے نہ صرف دعوت مسترد کی بلکہ اپنے شہر کے اوباش نوجوانوں اور غلاموں کو آپ ﷺ کے پیچھے لگا دیا جنہوں نے پتھراؤ کر کے آپ ﷺ کے پاؤں مبارک لہولہان کر دیے۔ اس شدید ترین تکلیف کے باوجود، جب فرشتہ حاضر ہو کر طائف کی بستیوں کو تباہ کرنے کی اجازت مانگتا ہے، تو آپ ﷺ نے فوری انتقام کے بجائے یہ دعا فرمائی کہ اللہ ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا فرمائے جو اسے پہچانیں اور اس کی عبادت کریں۔ یہ واقعہ نبوی رحمت اور بلند حوصلگی کی ایسی مثال ہے جس کی نظیر تاریخ میں کم ملتی ہے۔

4. نخلہ میں جنات کا ایمان اور مطعم بن عدی کی پناہ

طائف سے واپسی کے سفر میں نخلہ کے مقام پر ایک اور اہم واقعہ پیش آیا: جنات کی ایک جماعت نے آپ ﷺ کی تلاوت سنی، ایمان لے آئی اور اپنی قوم میں واپس جا کر دعوت دی، جس کا ذکر قرآن کریم کی سورۂ جن میں موجود ہے۔ مکہ واپسی سے پہلے یہ مسئلہ درپیش تھا کہ بغیر کسی کی پناہ کے مکہ میں داخل ہونا خطرناک تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے مطعم بن عدی سے جوار یعنی پناہ طلب کی، جسے انہوں نے قبول کیا اور اپنے بیٹوں کے ساتھ مسلح ہو کر آپ ﷺ کو حرم تک پہنچایا۔ اس واقعے سے یہ اہم اصول سامنے آتا ہے کہ جائز سماجی تعلقات اور تحفظ سے فائدہ اٹھانا توکل کے منافی نہیں بلکہ اسبابِ ظاہری اختیار کرنا سنتِ الٰہی کا حصہ ہے۔

5. واقعۂ اسراء و معراج اور نمازوں کی فرضیت

اسی دورِ غم کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو معراج کا انوکھا اعزاز عطا فرمایا۔ اسراء وہ رات کا سفر تھا جس میں آپ ﷺ کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ لے جایا گیا، اور صحیح احادیث کے مطابق وہاں سے معراج کا آغاز ہوا جس میں آپ ﷺ نے مختلف آسمانوں پر انبیائے کرام سے ملاقات کی، جنت و دوزخ کے مناظر دیکھے اور بالآخر سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ اس سفر کی متعین تاریخ قطعی طور پر ثابت نہیں، اور مختلف اہلِ علم نے مختلف مہینوں اور راتوں کا ذکر کیا ہے، اس لیے 27 رجب کو یقینی تاریخی حقیقت کے طور پر پیش کرنا محتاط علمی طرزِ عمل نہیں۔ اس واقعے کی سب سے بڑی عملی نعمت پانچ وقت کی نماز کی فرضیت تھی۔ ابتدا میں پچاس نمازیں فرض ہوئیں، مگر بار بار کی سفارش کے بعد یہ تعداد پانچ ہو گئی جبکہ اجر پچاس نمازوں کے برابر رکھا گیا۔ نماز اس مکی آزمائش کے دور میں براہِ راست اللہ سے تعلق جوڑنے اور روحانی توانائی حاصل کرنے کا ذریعہ بن گئی۔ معراج محض ایک حیرت انگیز واقعہ نہیں تھا بلکہ عبادت، یقین اور نبوی مرکزیت کے اعلان کا موقع تھا، جس نے کمزور ترین حالات میں بھی امتِ مسلمہ کو ایک نئی روحانی قوت بخشی۔

6. یثرب میں دعوت اور بیعتِ عقبہ اولیٰ

اسی دوران دعوت کا رخ یثرب کی طرف مڑنا شروع ہوا۔ حج کے موسم میں رسول اللہ ﷺ مختلف قبائل کے پاس جا کر دعوت پیش کرتے تھے، اور یثرب کے چند نوجوانوں نے یہ دعوت سنی، اسلام قبول کیا اور اپنے شہر واپس جا کر لوگوں کو دین کی طرف بلایا۔ یثرب میں اوس اور خزرج قبیلوں کے درمیان دیرینہ جنگ و جدل نے ایک ایسی متحد اور منصف قیادت کی طلب پیدا کر رکھی تھی جو ان کے باہمی جھگڑوں کا خاتمہ کر سکے، اور یہی سماجی ضرورت اسلام کی طرف مائل ہونے کی ایک اہم وجہ بنی۔ اگلے سال بارہ افراد نے عقبہ کے مقام پر بیعتِ عقبہ اولیٰ کی، جس میں شرک، چوری، بدکاری اور نافرمانی سے بچنے کا عہد کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو تعلیمِ قرآن کے لیے یثرب بھیجا، جنہوں نے اپنی حکمت اور نرم خوئی سے متعدد بااثر گھرانوں میں اسلام پھیلایا۔

7. بیعتِ عقبہ ثانیہ اور نقباء کا تقرر

اگلے سال ستر سے زائد افراد پر مشتمل ایک بڑا وفد مکہ آیا اور بیعتِ عقبہ ثانیہ کی، جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی مکمل حفاظت اور اطاعت کا عہد کیا، گویا وہ آپ ﷺ کو اپنے شہر میں تحفظ دینے کے ذمہ دار بن گئے۔ اس موقع پر بارہ نقباء مقرر کیے گئے جنہیں اپنی اپنی قوم کی نگرانی سونپی گئی، اور یہی عہد مدینہ میں ایک محفوظ اجتماعی مرکز کے قیام کی عملی بنیاد بنا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو بتدریج یثرب کی طرف ہجرت کی اجازت دی۔

8. اس دور کا مجموعی سبق

یوں دیکھا جائے تو یہ پورا دورِ غم، صبر، آسمانی تسلی اور زمینی کامیابی کا مجموعہ ہے۔ عام الحزن نے نبوی صبر کی آزمائش کی، طائف کے سفر نے حکمت اور رحمت کا امتزاج دکھایا، معراج نے روحانی قوت بخشی، اور بیعتِ عقبہ نے ایک نئی امت کی سیاسی و سماجی بنیاد رکھی۔ یہ سلسلہ سکھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو انتہائی مشکل کے فوراً بعد ایسی نعمتیں عطا فرماتا ہے جو نہ صرف ان کی تسلی کا سامان بنتی ہیں بلکہ آئندہ کی کامیابیوں کی راہ بھی ہموار کرتی ہیں۔

منتخب مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم، الاسراء 17:1؛ الجن 72:1-2
2. صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب المعراج
3. صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء
4. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، الطائف و بیعۃ العقبہ
5. ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ابواب الاسراء والعقبہ
6. صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم

مختصر سوالات و جوابات

1 عام الحزن کے دوران رسول اللہ ﷺ کو کن دو بڑے صدمات کا سامنا کرنا پڑا؟

نبوت کے دسویں سال حضرت خدیجہؓ اور ابوطالب کی وفات تقریباً ایک ہی زمانے میں ہوئی، اسی لیے اسے عام الحزن یعنی غم کا سال کہا جاتا ہے۔ حضرت خدیجہؓ نہ صرف زوجہ بلکہ گھر کی رفیق، ہر مشکل میں مالی سہارا اور آغازِ وحی کی سب سے پہلی مصدقہ تھیں، اس لیے ان کی جدائی نجی سطح پر بہت گہرا صدمہ تھی۔ دوسری طرف ابوطالب، اگرچہ ایمان نہ لائے، مگر قبائلی حمیت کی بنا پر برسوں تک آپ ﷺ کی حفاظت کرتے رہے تھے۔ ان کی وفات سے یہ سماجی تحفظ ختم ہو گیا جو مکہ کے قبائلی نظام میں لازمی سمجھا جاتا تھا، اور نتیجتاً قریش کی جسارت اور کھلی ایذا رسانی میں نمایاں اضافہ ہوا۔

2 سفرِ طائف کا مقصد کیا تھا اور وہاں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟

ابوطالب کی وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ نے طائف کا رخ کیا تاکہ ثقیف کے سرداروں کے سامنے دعوتِ اسلام پیش کریں اور ممکنہ طور پر نئے تحفظ اور تعاون کا ذریعہ حاصل کریں۔ لیکن ثقیف کے سرداروں نے دعوت کو حقارت سے رد کر دیا اور اس پر اکتفا نہ کیا بلکہ شہر کے اوباش لڑکوں اور غلاموں کو آپ ﷺ کے پیچھے لگا دیا جنہوں نے پتھراؤ کر کے آپ ﷺ کے مبارک قدم لہولہان کر دیے۔ یہ مکی دور کی سب سے اذیت ناک گھڑیوں میں سے ایک تھی، مگر آپ ﷺ نے فرشتے کی طرف سے سزا دینے کی پیشکش کے باوجود انتقام کے بجائے آئندہ نسلوں کی ہدایت کے لیے دعا کو ترجیح دی۔

3 طائف سے واپسی پر نخلہ کے مقام پر کون سا اہم واقعہ پیش آیا؟

طائف سے مکہ واپسی کے راستے میں نخلہ کے مقام پر آپ ﷺ نماز میں قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے کہ جنات کی ایک جماعت وہاں سے گزری اور تلاوت سن کر رک گئی۔ انہوں نے پیغام کو غور سے سنا، ایمان قبول کیا اور اپنی قوم کے پاس واپس جا کر انہیں دعوتِ حق دی، جس کا ذکر قرآن کریم کی سورۂ جن میں تفصیل سے آیا ہے۔ یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ جس وقت انسانوں کی اکثریت نے دعوت کو مسترد کر رکھا تھا، عین اسی وقت غیب کی دنیا میں اس دعوت کو قبولیت مل رہی تھی، جو نبوی مشن کی وسعت اور اس کی آفاقیت کی علامت ہے۔

4 مکہ میں دوبارہ داخل ہونے کے لیے آپ ﷺ نے کیا تدبیر اختیار کی؟

طائف سے واپسی پر مکہ میں بغیر کسی سردار کی پناہ کے داخل ہونا خطرناک تھا، کیونکہ قبائلی رواج کے مطابق ہر اجنبی کو کسی نہ کسی کی حمایت درکار ہوتی تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مطعم بن عدی سے جوار یعنی پناہ کی درخواست کی، جسے انہوں نے فوراً قبول کیا اور اپنے بیٹوں سمیت مسلح ہو کر آپ ﷺ کو حرم تک پہنچایا۔ یہ واقعہ اس اہم اصول کی نشاندہی کرتا ہے کہ جائز سماجی تعلقات اور دستیاب تحفظ سے فائدہ اٹھانا اللہ پر توکل کے خلاف نہیں بلکہ اسباب اختیار کرنا خود سنتِ الٰہی کا حصہ ہے، جسے نبوی سیرت نے اپنے عمل سے بارہا ثابت کیا اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک واضح رہنما اصول چھوڑا۔

5 واقعۂ اسراء و معراج میں کیا کچھ پیش آیا اور اس کی تاریخ کے بارے میں محتاط موقف کیا ہے؟

اسراء وہ رات کا سفر تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک پہنچایا، اور صحیح احادیث کے مطابق وہاں سے معراج کا سلسلہ شروع ہوا جس میں آپ ﷺ نے مختلف آسمانوں پر انبیائے کرام سے ملاقات کی اور غیبی حقائق کا مشاہدہ کیا۔ اصل واقعہ قرآن اور صحیح احادیث سے حتمی طور پر ثابت ہے، لیکن اس کے سال، مہینے اور رات کی قطعی تعیین میں اہلِ علم کے متعدد اقوال پائے جاتے ہیں۔ اس لیے 27 رجب کو یقینی تاریخی حقیقت کے طور پر بیان کرنا مضبوط دلیل کے بغیر درست نہیں، اور طالب علم کو واقعے کی صحت اور اس کی متعین تاریخ کے درجۂ ثبوت میں فرق ملحوظ رکھنا چاہیے۔

6 معراج کے موقع پر نماز کی فرضیت کا واقعہ کیسے پیش آیا؟

معراج کی رات ابتدا میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں، مگر جب آپ ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اپنی امت کے تجربے کی بنیاد پر بار بار تخفیف کی درخواست کرنے کا مشورہ دیا۔ نتیجتاً بار بار سفارش کے بعد نمازوں کی تعداد پانچ رہ گئی، جبکہ ثواب پچاس نمازوں کے برابر مقرر کر دیا گیا۔ یہ واقعہ اللہ کی رحمت اور آسانی کی علامت ہے، اور ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ نماز محض ایک رسمی عبادت نہیں بلکہ بندے اور رب کے درمیان براہِ راست رابطے کا ذریعہ ہے، جس نے مکی آزمائشوں کے دور میں مسلمانوں کو روحانی سہارا اور استقامت بخشی۔

7 یثرب کے لوگوں تک دعوتِ اسلام کیسے پہنچی اور اس کی کیا سماجی وجوہات تھیں؟

رسول اللہ ﷺ ہر سالانہ حج کے موسم میں مختلف قبائل کے سامنے دعوتِ توحید پیش کرتے تھے، اسی طریقے سے یثرب کے چند نوجوانوں نے آپ ﷺ کی بات سنی، متاثر ہوئے، اسلام قبول کیا اور اپنے شہر واپس جا کر لوگوں تک یہ پیغام پہنچایا۔ یثرب میں اسلام کی قبولیت کی ایک بڑی سماجی وجہ اوس اور خزرج قبیلوں کے درمیان طویل عرصے سے جاری خونریز جنگ و جدل تھی، جس نے ایک ایسی غیر جانبدار اور منصف قیادت کی ضرورت پیدا کر دی تھی جو ان کے باہمی اختلافات ختم کر سکے۔ یوں دینی دعوت اور سماجی ضرورت دونوں مل کر اسلام کی قبولیت کی راہ ہموار کرنے لگیں۔

8 بیعتِ عقبہ اولیٰ میں کیا عہد کیا گیا اور مصعب بن عمیرؓ کا کردار کیا تھا؟

اگلے سال بارہ افراد کے وفد نے عقبہ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ سے یہ عہد کیا کہ وہ شرک، چوری، بدکاری اور کسی بھی قسم کی نافرمانی سے بچیں گے، جسے بیعتِ عقبہ اولیٰ کہا جاتا ہے۔ اس بیعت کے بعد آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو یثرب بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو قرآن اور دین کی تعلیم دیں۔ حضرت مصعبؓ نے اپنی حکمت، نرم خوئی اور مدلل گفتگو سے یثرب کے متعدد بااثر گھرانوں کو اسلام کی طرف مائل کیا، حتیٰ کہ اوس و خزرج کے کئی نمایاں سردار بھی مسلمان ہو گئے، جس سے اسلام کی جڑیں یثرب کے تقریباً ہر محلے میں مضبوط ہونے لگیں اور اگلے حج کے موسم کی راہ ہموار ہوئی۔

9 بیعتِ عقبہ ثانیہ میں کیا طے پایا اور اس کی کیا تاریخی اہمیت ہے؟

اگلے سال ستر سے زائد افراد پر مشتمل ایک بڑا وفد مکہ آیا اور رات کی تاریکی میں عقبہ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ سے یہ عہد کیا کہ وہ آپ ﷺ کی اسی طرح حفاظت کریں گے جیسے اپنی اولاد اور اہلِ خانہ کی کرتے ہیں، اور آپ ﷺ کے ہر جائز حکم کی اطاعت کریں گے۔ اس موقع پر بارہ نقباء مقرر کیے گئے جو اپنی اپنی قوم کے نمائندے تھے۔ یہ عہد دراصل مدینہ میں ایک محفوظ اور منظم اجتماعی مرکز کے قیام کی عملی بنیاد بن گیا اور اسی کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو بتدریج یثرب کی طرف ہجرت کی اجازت دی، جس نے ہجرتِ مدینہ کی راہ ہموار کر دی۔

10 عام الحزن سے بیعتِ عقبہ ثانیہ تک کے واقعات کو ملا کر دیکھیں تو ان کی مجموعی دعوتی اہمیت کیا ہے؟

یہ واقعات مل کر ایک مکمل داستان بناتے ہیں جس میں شدید ترین انسانی غم کے بعد آسمانی تسلی اور پھر زمینی کامیابی یکے بعد دیگرے سامنے آتی ہے۔ عام الحزن نے نبوی صبر کی سب سے کڑی آزمائش پیش کی، طائف کے سفر نے رحمت اور حکمت کا امتزاج دکھایا، معراج نے روحانی توانائی اور نماز کا تحفہ عطا کیا اور بیعتِ عقبہ نے ایک نئی امت کی سیاسی و سماجی بنیاد رکھی۔ یہ سلسلہ سکھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو مشکل کے فوراً بعد ایسی نعمتیں عطا فرماتا ہے جو نہ صرف تسلی کا سامان بنتی ہیں بلکہ آئندہ کی کامیابیوں کی راہ بھی متعین کرتی ہیں، اور یہی وہ سبق ہے جو ہر دور کے داعی کے لیے حوصلہ افزا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات (درست جواب نمایاں رنگ میں)

1 اس دور کو سیرت کا نازک موڑ کیوں قرار دیا گیا ہے؟

- الف کیونکہ انسانی تنہائی کی انتہا کے فوراً بعد وحی نے روحانی سہارا اور آئندہ کامیابی کی راہ ہموار کی ✓
- ب کیونکہ اس میں کوئی اہم واقعہ پیش نہیں آیا
- ج کیونکہ یہ دور مکمل طور پر پرسکون تھا
- د کیونکہ اس میں صرف جنگی واقعات پیش آئے

وضاحت: یہ دور اس لیے نازک موڑ ہے کہ شدید غم کے فوراً بعد وحی نے روحانی سہارا فراہم کیا اور ہجرت و ریاست سازی کی راہ ہموار کی۔

2 سورۃ الإسراء کی ابتدائی آیت کس واقعے کی طرف اشارہ کرتی ہے؟

- الف ہجرتِ مدینہ کی طرف
- ب مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک رات کے سفر کی طرف ✓
- ج غزوۂ بدر کی طرف
- د بیعتِ عقبہ کی طرف

وضاحت: آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو رات کے ایک حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک لے جانے کا ذکر کرتا ہے۔

3 نبوت کے دسویں سال کو عام الحزن کیوں کہا جاتا ہے؟

- الف اس سال قحط پڑا تھا
- ب اس سال حضرت خدیجہؓ اور ابو طالب کی وفات تقریباً ایک ساتھ ہوئی ✓
- ج اس سال ہجرتِ مدینہ وقوع ہوئی
- د اس سال جنگِ بدر لڑی گئی

وضاحت: نبوت کے دسویں سال حضرت خدیجہؓ اور ابو طالب کی وفات قریب قریب ہوئی، جس کی وجہ سے اسے عام الحزن کہا جاتا ہے۔

4 حضرت خدیجہؓ کی وفات ذاتی طور پر رسول اللہ ﷺ کے لیے کیوں گہرا صدمہ تھی؟

- الف وہ آپ ﷺ کی اولین مصدقہ اور ہر مشکل میں سہارا تھیں ✓
- ب وہ مکہ کی سب سے دولت مند خاتون تھیں
- ج وہ قریش کی رہنما تھیں
- د وہ ہجرتِ حبشہ کی قیادت کرتی تھیں

وضاحت: حضرت خدیجہؓ گھر کی رفیق، ہر مشکل میں سہارا اور آغازِ وحی کی سب سے پہلی مصدقہ تھیں، اس لیے ان کی وفات گہرا صدمہ تھی۔

5 ابو طالب کی وفات کے بعد قریش کی جسارت میں اضافہ کیوں ہوا؟

- الف کیونکہ مسلمانوں کی تعداد کم ہو گئی تھی
- ب کیونکہ قبائلی تحفظ کی چھتری ختم ہو گئی تھی ✓
- ج کیونکہ آپ ﷺ نے مکہ چھوڑ دیا تھا
- د کیونکہ ابو طالب نے قریش سے معاہدہ کیا تھا

وضاحت: ابو طالب قبائلی حمیت کی بنا پر حفاظت کرتے تھے، ان کی وفات سے یہ تحفظ ختم ہوا اور قریش کی جسارت بڑھ گئی۔

6 طائف کے سفر کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

- الف ثقیف کے سرداروں سے دعوت اور ممکنہ تحفظ حاصل کرنا ✓
- ب تجارتی معاہدہ کرنا
- ج حج کی تیاری کرنا
- د نجاشی سے ملاقات کرنا

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے طائف کا سفر ثقیف کے سرداروں کے سامنے دعوت پیش کرنے اور تحفظ حاصل کرنے کے لیے کیا۔

7 طائف میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟

- الف سرداروں نے دعوت قبول کر لی
- ب اوباش لڑکوں نے پتھراؤ کر کے آپ ﷺ کو زخمی کر دیا ✓
- ج انہیں شہر کا سردار بنا دیا گیا
- د انہیں تحفے دیے گئے

وضاحت: ثقیف کے سرداروں نے دعوت رد کر دی اور اوباش لڑکوں کو آپ ﷺ کے پیچھے لگا دیا جنہوں نے پتھراؤ کیا۔

8 طائف کی اذیت کے بعد آپ ﷺ نے فرشتے کی پیشکش پر کیا جواب دیا؟

الف انتقام کی اجازت دے دی

ب انتقام کے بجائے آئندہ نسلوں کی ہدایت کے لیے دعا کی

ج فوری بددعا کی

د خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا

وضاحت: فرشتے کی پیشکش کے باوجود آپ ﷺ نے انتقام کے بجائے آئندہ نسلوں کی ہدایت کے لیے دعا فرمائی۔

9 درج ذیل میں سے کون سا بیان طائف کی دعا کے اصول کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

الف صبر اور آئندہ نسلوں کی ہدایت کی امید انتقام پر مقدم ہے

ب فوری انتقام ہمیشہ ضروری ہے

ج اذیت دینے والوں کو کبھی معاف نہیں کرنا چاہیے

د دعا کا کوئی عملی فائدہ نہیں ہوتا

وضاحت: آپ ﷺ کی دعا نبوی رحمت اور بلند حوصلگی کی مثال ہے جس میں صبر اور امید کو انتقام پر ترجیح دی گئی۔

10 طائف سے واپسی پر نخلہ کے مقام پر کون سا واقعہ پیش آیا؟

الف ایک تجارتی قافلہ ملا

ب جنات کی جماعت نے تلاوت سن کر ایمان قبول کیا

ج بارش کا معجزہ ہوا

د مطعم بن عدی سے ملاقات ہوئی

وضاحت: نخلہ کے مقام پر جنات کی ایک جماعت نے آپ ﷺ کی تلاوت سنی، ایمان لے آئی اور اپنی قوم میں دعوت پہنچائی۔

11 نخلہ کا واقعہ نبوی مشن کی کس خصوصیت کی علامت ہے؟

الف اس کی آفاقیت اور غیب کی دنیا تک وسعت کی

ب صرف انسانوں تک محدود ہونے کی

ج ناکامی اور مسترد ہونے کی

د صرف عرب قبائل تک محدود ہونے کی

وضاحت: جس وقت انسانوں کی اکثریت نے دعوت مسترد کی، عین اسی وقت جنات نے اسے قبول کیا، جو دعوت کی آفاقیت ظاہر کرتا ہے۔

12 مکہ میں دوبارہ داخل ہونے کے لیے آپ ﷺ نے کس سے پناہ طلب کی؟

الف ابوجہل سے

ب مطعم بن عدی سے

ج ولید بن مغیرہ سے

د ابولہب سے

وضاحت: مکہ میں بغیر پناہ کے داخل ہونا خطرناک تھا، اس لیے آپ ﷺ نے مطعم بن عدی سے جوار طلب کی۔

13 مطعم بن عدی سے پناہ لینے کے واقعے سے کیا اصول ملتا ہے؟

الف جائز سماجی تعلقات سے فائدہ اٹھانا توکل کے منافی نہیں

ب غیر مسلموں سے کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں

ج پناہ لینا ہمیشہ کمزوری کی علامت ہے

د اسبابِ ظاہری اختیار کرنا سنتِ الٰہی کے خلاف ہے

وضاحت: اس واقعے سے یہ اصول ملتا ہے کہ جائز سماجی تعلقات اور تحفظ سے فائدہ اٹھانا توکل کے منافی نہیں بلکہ سنتِ الٰہی کا حصہ ہے۔

14 اسراء کا سفر کن دو مقامات کے درمیان ہوا؟

الف مکہ اور طائف کے درمیان

ب مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کے درمیان

ج مدینہ اور بدر کے درمیان

د حبشہ اور مکہ کے درمیان

وضاحت: قرآن کریم کے مطابق اسراء کا سفر مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ایک ہی رات میں طے کیا گیا۔

15 معراج کے موقع پر ابتدا میں کتنی نمازیں فرض کی گئیں؟

الف پانچ

ب دس

ج پچاس

د سو

وضاحت: معراج کی رات ابتدا میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں، جو بعد میں پانچ رہ گئیں مگر اجر پچاس کے برابر رکھا گیا۔

16 معراج کی رات نمازوں کی تعداد پچاس سے پانچ ہونے کا سبب کیا بنا؟

الف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے پر بار بار سفارش

ب نجاشی کی درخواست

ج ابوبکرؓ کی تجویز

د قریش کے اعتراضات

وضاحت: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے پر بار بار تخفیف کی سفارش کی گئی، جس کے نتیجے میں نمازیں پانچ رہ گئیں۔

17 اسراء و معراج کی متعین تاریخ کے بارے میں محتاط علمی موقف کیا ہے؟

الف 27 رجب کو حتمی تاریخی حقیقت مانا جاتا ہے

ب اصل واقعہ ثابت ہے مگر تاریخ کی قطعی تعیین میں اختلاف ہے

ج یہ واقعہ کسی مستند ماخذ سے ثابت نہیں

د اس کی کوئی تاریخ کبھی بیان نہیں کی گئی

وضاحت: اصل واقعہ ثابت ہے مگر اس کے سال، مہینے اور رات کی قطعی تعیین میں اہلِ علم کے متعدد اقوال ہیں۔

18 درج ذیل میں سے کون سا بیان معراج کی اہمیت کو سب سے بہتر بیان کرتا ہے؟

الف یہ محض ایک حیرت انگیز واقعہ تھا جس کا کوئی عملی فائدہ نہیں

ب نماز کی فرضیت کے ذریعے یہ عبادت اور روحانی مرکزیت کا اعلان تھا

ج یہ صرف قریش کو خوفزدہ کرنے کے لیے تھا

د اس کا مقصد صرف جغرافیائی سفر تھا

وضاحت: معراج محض حیرت انگیز واقعہ نہیں تھا بلکہ عبادت، یقین اور نبوی مرکزیت کے اعلان کا موقع تھا جس نے نماز کا تحفہ دیا۔

19 یثرب میں اسلام کی قبولیت کی ایک بڑی سماجی وجہ کیا تھی؟

الف اوس و خزرج کی طویل باہمی جنگ و جدل

ب یثرب کی معاشی خوشحالی

ج یثرب کا مکہ سے قریب ہونا

د یثرب میں یہودیوں کی عدم موجودگی

وضاحت: اوس اور خزرج کے درمیان دیرینہ جنگ و جدل نے ایک متحد کرنے والی قیادت کی ضرورت پیدا کر دی، جس نے اسلام کی راہ ہموار کی۔

20 یثرب کے نوجوانوں تک دعوت کیسے پہنچی؟

الف حج کے موسم میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت سن کر

ب نجاشی کے ذریعے

ج تجارتی خط و کتابت سے

د ابو بکرؓ کے سفر سے

وضاحت: حج کے موسم میں یثرب کے چند نوجوانوں نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت سنی، اسلام قبول کیا اور اپنے شہر واپس جا کر دعوت دی۔

21 بیعتِ عقبہ اولیٰ میں کیا عہد کیا گیا؟

الف مسلح جہاد کا عہد

ب شرک، چوری، بدکاری اور نافرمانی سے بچنے کا عہد

ج مکہ پر حملے کا عہد

د تجارتی شراکت کا عہد

وضاحت: بیعتِ عقبہ اولیٰ میں یثرب کے مسلمانوں نے شرک، چوری، بدکاری اور نافرمانی سے بچنے کا عہد کیا۔

22 رسول اللہ ﷺ نے یثرب میں تعلیمِ قرآن کے لیے کسے بھیجا؟

الف حضرت بلالؓ کو

ب حضرت مصعب بن عمیرؓ کو

ج حضرت عمار بن یاسرؓ کو

د حضرت زید بن حارثہؓ کو

وضاحت: آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو یثرب بھیجا، جنہوں نے اپنی حکمت سے متعدد بااثر گھرانوں میں اسلام پھیلایا۔

23 حضرت مصعب بن عمیرؓ کی کامیابی کا سب سے بڑا سبب کیا تھا؟

الف ان کی حکمت، نرم خوئی اور مدلل گفتگو

ب ان کی مالی دولت

ج ان کا قبائلی رسوخ

د ان کی مسلح قوت

وضاحت: حضرت مصعبؓ نے اپنی حکمت اور نرم خوئی سے یثرب کے بااثر گھرانوں کو اسلام کی طرف مائل کیا۔

24 بیعتِ عقبہ ثانیہ میں کتنے افراد شریک ہوئے؟

الف بارہ افراد

ب ستر سے زائد افراد

ج تین افراد

د ایک ہزار افراد

وضاحت: بیعتِ عقبہ ثانیہ میں ستر سے زائد افراد پر مشتمل ایک بڑا وفد مکہ آیا اور حفاظت و اطاعت کا عہد کیا۔

25 بیعتِ عقبہ ثانیہ میں کیا عہد کیا گیا؟

الف صرف تجارتی تعاون کا عہد

ب رسول اللہ ﷺ کی مکمل حفاظت اور اطاعت کا عہد

ج صرف زکوٰۃ ادا کرنے کا عہد

د صرف حج ادا کرنے کا عہد

وضاحت: بیعتِ عقبہ ثانیہ میں یثرب کے نمائندوں نے آپ ﷺ کی حفاظت اور اطاعت کا عہد کیا۔

26 بیعتِ عقبہ ثانیہ کے موقع پر کتنے نقباء مقرر کیے گئے؟

الف پانچ

ب بارہ

ج بیس

د ستر

وضاحت: اس موقع پر بارہ نقباء مقرر کیے گئے جو اپنی اپنی قوم کے نمائندے اور نگران تھے۔

27 بیعتِ عقبہ ثانیہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کیا اقدام کیا؟

الف فوری طور پر خود ہجرت کر گئے

ب مسلمانوں کو بتدریج یثرب کی طرف ہجرت کی اجازت دی

ج طائف واپس چلے گئے

د نجاشی کے پاس چلے گئے

وضاحت: بیعتِ عقبہ ثانیہ کے بعد آپ ﷺ نے مسلمانوں کو بتدریج یثرب کی طرف ہجرت کی اجازت دی۔

28 بیعتِ عقبہ ثانیہ کو ہجرتِ مدینہ کی تیاری کے لیے کیوں فیصلہ کن قرار دیا جاتا ہے؟

الف کیونکہ اس نے مدینہ میں ایک محفوظ اجتماعی مرکز کی عملی بنیاد رکھی

ب کیونکہ اس میں مکہ فتح کرنے کا فیصلہ ہوا

ج کیونکہ اس میں تجارتی معاہدہ طے پایا

د کیونکہ اس نے قریش کے ساتھ صلح کرائی

وضاحت: بیعتِ عقبہ ثانیہ کا عہد مدینہ میں ایک محفوظ اور منظم اجتماعی مرکز کے قیام کی عملی بنیاد بنا۔

29 عام الحزن سے بیعتِ عقبہ تک کے واقعات کا مجموعی سبق کیا ہے؟

الف شدید غم کے بعد آسمانی تسلی اور زمینی کامیابی کا سلسلہ سامنے آیا

ب ان واقعات کا آپس میں کوئی تعلق نہیں

ج یہ صرف ذاتی نوعیت کے واقعات تھے

د ان سے کوئی دعوتی سبق نہیں ملتا

وضاحت: یہ واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ شدید انسانی غم کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ نے روحانی تسلی اور زمینی کامیابی، دونوں کی راہ ہموار کی۔

30 اس پورے دور سے یہ بات کیسے ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی مدد کس طرح کرتا ہے؟

الف مشکل کے فوراً بعد ایسی نعمتیں عطا فرماتا ہے جو تسلی اور آئندہ کامیابی دونوں کا سامان بنتی ہیں

ب نیک بندوں کو ہمیشہ ہر مشکل سے محفوظ رکھتا ہے

ج صرف مالی نعمتوں کے ذریعے مدد کرتا ہے

د کامیابی ہمیشہ فوری اور بلا آزمائش ملتی ہے

وضاحت: عام الحزن سے بیعتِ عقبہ تک کا سلسلہ ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو شدید مشکل کے فوراً بعد ایسی نعمتیں عطا کرتا ہے جو تسلی کے ساتھ آئندہ کامیابیوں کی راہ بھی ہموار کرتی ہیں۔